Volume 03, Issue 01,
January-March 2025
PP: 134-145
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

سوشل میڈیا کے فوائد و مضرات اسلامی تعلیمات کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of the Benefits and Implications of Social Media in the Light of Islamic Teachings

Dr. Saddam Hussain [1] Syed Muhammad Hanif Agha[2]
Abdul Tahir[3]

Article History

Received
03-02-2025

Accepted
27-02-2025

Published
04-03-2025

Abstract & Indexing

Abstract

Social media has significantly reshaped modern society, influencing communication, education, business, and social activism. It has bridged geographical distances, fostering instant connectivity and global collaboration. Through social media, individuals gain access to vast knowledge, promote businesses, and raise awareness about crucial social issues. However, alongside these benefits, social media poses several challenges. Excessive use often leads to time wastage, mental health issues, and weakened family bonds. The rapid spread of misinformation, privacy breaches, and the prevalence of unethical content further contribute to societal distrust and moral decline.

From an Islamic perspective, responsible use of social media aligns with the principles of truthfulness, integrity, and moderation. The Quran and Sunnah emphasize ethical communication, the avoidance of falsehood, and the preservation of privacy. This study critically examines the benefits and risks of social media through the lens of Islamic teachings, offering insights into how users can navigate digital platforms while upholding moral and ethical values. By analyzing Quranic injunctions and Prophetic guidance, this research highlights the importance of balancing technological advancements with ethical considerations. It advocates for a mindful approach to social media consumption, encouraging positive engagement while mitigating its negative consequences. This study ultimately underscores the necessity of integrating Islamic ethics into the digital age, ensuring that technology serves as a tool for constructive societal growth rather than a source of disruption.

Keywords

Social Media, Islamic Teachings, Quran and Sunnah, Ethical Communication, Digital Ethics, Misinformation, Privacy Concerns, Psychological Impact, Time Management.

[1]Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta, Pakistan.
saddamhasni1@gmail.com
[2] Ph.D Research scholar, Faculty of Usuluddin, Islamic International University, Islamabad, Pakistan.
syedmhanifagha@gmail.com
[3] Lecturer Department of Islamic Studies, University of Baluchistan, Quetta, Pakistan.
muftitahirdurrani@gmail.com

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

OPEN ACCESS

تمہید:

فطرت انسانی جذبات اور احساسات کی ترجمان ہے، انسان کا اپنے خیالات اور احساسات کو دوسروں کے ساتھ شریک کرنا ایک فطری عمل اور مقتضیٰ ہے، پیغام رسانی کا یہ عمل ہر وقت میں مختلف رہا، پچھلے وقتوں میں لوگ رابطوں یا پیغام رسانی کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہوتے تھے اور پیغام پہنچاتے تھے۔ موجودہ دور میں ان ذرائع کی افادیت ختم ہو چکی ہے اور اس کے بدلے میں نئے میں نئے ذرائع وجود میں آچکے ہیں، جن میں اہم اور نمایاں کردار سوشل میڈیا کا ہے۔ موجودہ زمانے میں سوشل میڈیا کی افادیت اور ضرورت سے انکار ممکن نہیں، اب اس کا استعمال اور فوائد معاشرتی زندگی میں اکثر حصوں میں حاوی ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پیغام پہنچانے کا طاقتور وسیلہ بن چکا ہے، سوشل میڈیا اپنی تمام اقسام کے حوالے سے بنفسہ نہ اچھائی کا نہ بُرائی کا ذریعہ ہے، اس میں اچھائی اور بُرائی کے دونوں ذرائع موجود ہے جن کا دارومدار اس کے استعمال پر منحصر ہے۔ سوشل میڈیا کو کسی بھی غرض کے حاصل کرنے کے لیے اچھے اور مثبت طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر مختلف قسم کی تنظیمیں اور گروپ کے لوگ موجود ہوتے ہیں جو اپنے اپنے اہداف کے حصول کے لئے سوشل میڈیا کا سہارا لیتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں ایک طرف عوام سوشل میڈیا سے نالاں ہے تو دوسری طرف عوام اسی سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی ضروریات زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال بھی کرتی ہے۔ موجودہ دور سوشل میڈیا کا دور ہے، اسلام اپنے پیروکاروں کو سوشل میڈیا کے استعمال سے منع نہیں کرتا بلکہ اس کے صحیح استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ سوشل میڈیا کا مذہب، سیاست اور معیشت کے میدان میں فوائد اور مضرات پر اثر انداز ہونا تو ظاہر ہے، اس کے علاوہ زندگی کے ہر شعبہ میں سوشل میڈیا کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو انسان سینکڑوں فوائد حاصل کر سکتا ہے لیکن اس کا غلط استعمال انسان کے اخلاق و کردار پر برے اثرات مرتب کرتا ہے۔

سوشل میڈیا کا مفہوم:

سوشل اور میڈیا یہ دو لفظوں سے بنا ہے، سوشل لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مفہوم اکٹھے ہو کر رہنا ہے، اسی طرح سوشل کا معنی ہے معاشرہ، گروہ۔ میڈیا کا لفظ میڈیس سے نکلا ہے اور یہ میڈیم کی جمع ہے جس کا مفہوم رابطہ کرنا ہے، سوشل میڈیا کا اطلاق عام طور پر انٹرنیٹ بلاگز، سماجی رابطوں کی ویب سائٹس، موبائل فون، ٹیکسٹ میسج اور ڈیجیٹل کے دیگر آلات واسباب کے لیے استعمال ہو جاتا ہے، جس کے ذریعے سماجی رابطے پروان چڑھ سکیں۔ عربی اصطلاح میں سوشل میڈیا کے لئے ذرائع ابلاغ کا لفظ ہوا ہے جس سے مراد وہ تمام اشیاء جو ایک انسان دوسرے انسان کے ساتھ بطور اطلاع یا بطور پیغام رسانی استعمال کریں، عربی زبان میں بھی سوشل میڈیا کے لئے ابلاغ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا مقصد دوسروں تک اپنی بات، پیغام پہنچانا یا پیغام پھیلانا ہے۔ [1]

سوشل میڈیا کی تاریخ

سوشل میڈیا موجودہ زمانے کا بہت اہم انقلاب ہے، جس نے ساری دنیا کو اپنے لپیٹ میں لیا ہے۔ انسان نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ ساری دنیا سے رابطہ کر سکے، ہاتھ کی انگلیوں میں موبائل فون کے ذریعے سما سکے، سوشل میڈیا موجودہ دور کا دنیا کا ایک اہم تیز رفتار آلہ ہے جس کی وجہ سے آپ ساری دنیا میں بسنے والے انسانوں کو اپنا پیغام بطور تقریر، تحریر اور تصویر کے واسطے ارسال کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے ساری دنیا میں بسنے والے سات ارب انسانوں کو اپنے جادو میں پھنسایا ہے، تعلیم، بزنس، سیاست، سماجی زندگی، مذہبی اور معاشی زندگی کے تمام حصوں میں سوشل میڈیا کی کارکردگی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ سوشل میڈیا کے بغیر روزمرہ کے کاموں کو سرانجام دینا بہت مشکل کام ہے، سوشل میڈیا کی تاریخ بہت دلچسپ ہے سوشل میڈیا کی ابتداء 1960ء میں ای میل سے ہوئی، حقیقت میں ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک پیغام رسانی کے لئے ایک مخصوص طریقہ تھا جس میں پیغام دینے والے اور پیغام وصول کرنے والے آن لائن کمپیوٹر کی ضرورت تھی، اس ضرورت کے لئے

سوشل میڈیا نے راہ ہموار کردی۔ سوشل میڈیا کی ابتداء1969ءکمپوسرو نامی کمپنی سے ہوئی۔ 1971ء میں الیکٹرانک میل کی گئی، 1985ء میں ساری دنیا کا الیکٹرانک رابطہ قائم ہوا۔ 2003 میں انٹرنیٹ کی دنیا میں سوشل میڈیا کا اضافہ ہوا۔2004 میں فیس بک، سوشل بک اور مارکیٹنگ قائم ہوئی۔ فیس بک کے بعد سب سے زیادہ استعمال ہونے والی یوٹیوب کی ویب سائٹ ہے جو کروڑوں کے حساب سے لوگ یوز کرتے ہیں۔[2]

سوشل میڈیا کی اہمیت وضرورت:

کافی عرصہ سے سوشل میڈیا کی تیز رفتار ترقی نوجوان طبقے کے لئے توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے، سوشل میڈیا کے میدان میں گوگل ایک بنیادی کردار کی حیثیت سے زیادہ معروف ہے۔ گوگل نے دو مشہور ویب سائٹس یوٹیوب اور فیس بک کی بنیاد رکھی، ہر زمانے میں سوشل میڈیا کی اہمیت اور ضرورت اپنے مقام پر ثابت رہی، سوشل میڈیا کی نئی ایجادات کو جو مقام حاصل ہے کسی اور ذرائع ابلاغ کو حاصل نہیں۔ موجودہ زمانے میں زندگی کے تمام شعبوں میں سوشل میڈیا کو وہ حقیقی مقام حاصل ہے جس طرح انسان کے بدن میں دل کو فوقیت حاصل ہے۔ موجودہ حالات میں سوشل میڈیا سے قطع تعلق یا اس کو نظر انداز کرنا مشکل کام ہے، دنیا کے تمام ممالک میں سوشل میڈیا کو وہ حیثیت حاصل ہے جس سے انکار ناممکن ہے، سیاسی، مذہبی تحریکوں کی کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار سوشل میڈیا سے وابسطہ ہے، اب معاشرے میں سوشل میڈیا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ بطور ابلاغ اور رابطے کے پہلے یہ کام پرنٹ اور الیکٹرانک کے ذریعے لوگ کرتے تھے، اب سوشل میڈیا کا دور ہے ملک کی ترقی کے حوالے سے بھی سوشل میڈیا کا ایک رول ہے اور اسی طرح ملک کی خرابی کے حوالے سے بھی سوشل میڈیا کا ایک رول ہے، اسی طرح کرپشن، بدعنوانی، کمیشن، لاقانونیت، بدامنی، مہنگائی کے خلاف بھی سوشل میڈیا کا کردار کسی سے چھپا نہیں ہے۔ اگر سوشل میڈیا منفی کردار اختیار کرے تو پھر ملک میں معاشرتی برائیوں کا ایک سیلاب آئے گا۔ ظالموں، قاتلوں اور کرپٹ مافیا کو کھلی چھوٹ مل جاتی ہے جو کہ ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ بات ہے۔ اسی طرح تعلیم کے میدان میں بھی سوشل میڈیا کا اہم کردار ہے، خاص طور پر کرونا کے وقت اکثر تعلیمی ادارے آن لائن اور سوشل میڈیا کے ذریعے طلباء کو تعلیم دیتے رہے۔[3]

اسلام میں سوشل میڈیا کا تصور:

اسلام کے تناظر میں دعوت اور تبلیغ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو اپنے معنی کے اندر میڈیا کا تصور بھی پیش کرتے ہیں، چونکہ دعوت اور تبلیغ عربی الفاظ ہیں اس میں میڈیا کا عنصر بھی پایا جارہا ہے۔ اگر ہم قرآن کی تعلیمات پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے میڈیا کے لیے ابلاغ کا لفظ استعمال کیا ہے، سوشل میڈیا کا اسلامی تصور اور تعلیمات قرآنی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے سب سے پہلے میڈیا کا خاکہ پیش کیا ہے، اسلامی احکامات کی روشنی میں جب ہم سوشل میڈیا کے اسلامی تصور پر غور و فکر کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اسلامی میڈیا در اصل اچھائی، خیر خواہی، حق اور سچائی کے جذبے اور اسلامی احکامات کو دوسروں تک پہنچانے کا نام ہے، قرآن مجید میں میڈیا کا معنی ادا کرنے کے لیے دعوت کا لفظ ہے جو ایک قرآنی تعبیر ہے، قرآن کریم لفظ ابلاغ سے اسلامی احکامات پہنچانے کا کام لیتا ہے اسی طرح عربی زبان میں میڈیا کے لیے ابلاغ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

قرآن کریم سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ابلغكم رسلت ربی وانا لكم ناصح امين[4]

ترجمہ: آپ کو اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور میں آپ کے لیے امانت دار اور خیر خواہ ہوں۔

اسی طرح حدیث میں بھی ابلاغ کا لفظ موجود ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بلغوا عنی ولو آیۃ وحددوا عن بنی اسرائیل ولاحرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار[5]

ترجمہ: میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہوں۔

سوشل میڈیا کی مشہور قسمیں:

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں سوشل میڈیا کی بہت قسمیں مشہور ہو چکی ہیں، جو اپنی ذات کے حوالے سے ایک الگ مقام رکھتی ہیں۔ ایجوکیشن، بزنس، نئی ایجادات اور دیگر اغراض وروابط کے حصول کے لیے فائدہ مند ثابت ہو رہی ہیں، اس میں سے چند مشہور قسموں کا تعارف افادہ عام کے لیے درج کیا جارہا ہے۔

یوٹیوب:

یوٹیوب بھی سوشل میڈیا کی ایک قسم ہے بلکہ دنیا کی سب سے معروف ویڈیو شیئرنگ کی ایک مشہور ویب سائٹ ہے، یہ گوگل کے بعد دوسرا بہت مشہور اور معروف سرچ ویب سائٹ ہے، اس کو کمپنی نے تقریباً 2005 میں قائم کیا ہے تاکہ لوگ اپنی ویڈیوز کو دوسروں کے ساتھ شیئر کر کے ان سے لطف اندوز ہوں، اس کا اصل مقام کیلیفورنیا ہے بعد میں گوگل نے یہ ویب سائٹ خرید لی۔ یوٹیوب کی تعلیم کے میدان میں کارگردگی کسی سے مخفی نہیں، بہت سے لوگ تعلیمی لٹریچر اور تعلیمی ویڈیو لیکچر یوٹیوب پر تلاش کرتے ہیں، یوٹیوب ان چیزوں کے لئے مواد مہیا کرتا ہے، اسی طرح یوٹیوب چینل اپنے استعمال کرنے والوں کو کاروبار کے مواقع بھی مہیا کرتا ہے اور کاروبار کے طریقے بھی بتاتا ہے۔ اکثر لوگ مشکل حالت میں یوٹیوب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنا حل یوٹیوب میں تلاش کرتے ہیں۔

ٹک ٹاک:

ایک چائنیز سوشل میڈیا نیٹ ورک ویب سائٹ ہے، جو استعمال کرنے والوں کو ویڈیو نیٹ ورک سروس فراہم کرتی ہے جو کہ بہت شارٹ وقت میں صارفین کے لیے مختلف پروگرام کی کم دورانیہ پر مشتمل ویڈیوز کی سہولت فراہم کرتی ہے، جن میں مزاحیہ باتیں، مختلف کرتب دکھانا، لطیفے کہانیاں، رقص اور تفریحی عناصر کا مواد شامل ہے۔ اس کو 2016 میں قائم کیا گیا، یہ اکثر نوجوان طبقہ استعمال کرتا ہے۔ موجودہ معاشرے میں ٹک ٹاک کے استعمال میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

فیس بک:

اس کو 2004 میں قائم کیا گیا، اس کا بانی مارک زکربرگ ہے، موجودہ زمانے میں سب سے زیادہ مشہور اور معروف سوشل میڈیا ویب سائٹ ہے۔ معاشرے میں اس کا استعمال کرنے والوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے، پوری دنیا میں اکثر لوگ فیس بک کو ترجیح دیتے ہیں، بزنس مین طبقہ فیس بک پر اپنے بزنس کی مشہوری کے لیے پیج، گروپس اور پروگرام تیار کرتے ہیں۔ مطلب یہ فیس بک کاروباری حضرات کو اپنی کمپنی کے اشتہارات کے مواقع فراہم کرتی ہے، لوگ اپنے حالات اور ضروریات دوسروں کو پہنچانے کے لیے فیس بک کو ترجیح دیتے ہیں۔ سٹوڈنٹ طبقہ بھی تعلیم کے حوالے سے اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ تعلیمی معلومات اور تعلیمی مواد کے حوالے سے فیس بک پر باقاعدہ گروپ بنادیتے ہیں اور اس گروپ میں مختلف نوعیت کے نوٹس، کلاس ٹائمنگ اور کلاس کے حوالے سے دوسری معلومات آپس میں شئیر کرتے ہیں، خلاصہ یہ کہ فیس بک اہم معلومات کے حصول کے لیے ایک اچھا طریقہ ہے اور یہ ایک تفریحی نیٹ ورک بھی ہے۔

ٹویٹر:

ٹویٹر کو بھی سوشل میڈیا میں ایک منفرد مقام اور حیثیت حاصل ہے، اس کو ایوان ولیمز نے 2004 میں ایجاد کیا، ٹویٹر پہلے پوڈ کاسٹنگ کے نام سے متعارف ہوا اس نے مائکرو بلاگنگ ویب سائٹ کے نام سے مقبولیت حاصل کی، یہ ہر ایک کو حاصل نہیں یہ بھی رابطے کے لیے ایک مفید سائٹ ہے اکثر لوگ اپنے خیالات کا اظہار ٹویٹر ہی کے ذریعے کرتے ہیں۔

دنیا میں آدھی آبادی کسی نہ کسی صورت میں سوشل میڈیا استعمال کر رہی ہے۔ اسی سوشل میڈیا کی وجہ سے عوام کے درمیان پیغام رسانی بہت آسان ہوگئی ہے۔ سوشل میڈیا مختلف صورتوں میں لوگوں کو سہولتیں دے رہا ہے۔ معاشرتی لائف میں سوشل میڈیا کا بہت اہم کردار ہے اس کے صارفین میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ اسی سوشل میڈیا کی وجہ سے رابطے میں رہتے ہیں، خاص طور پر کاروباری اور تعلیمی میدان میں اس کا کردار سب کے سامنے عیاں ہے۔

واٹسپ ایپ:

اس کو برائن ایکٹن نے 2009 میں ایجاد کیا، یہ پیغام رسانی کے حوالے سے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ آج کل اکثر لوگ واٹس ایپ کے ذریعے ایک دوسرے کو پیغامات ارسال کرتے ہیں۔ یہ بھی سوشل رابطے کا ایک اہم ذریعہ ہے خاص طور پر ایجوکیشن اور بزنس کے حوالے سے بہت مفید ایپ ہے۔ [6]

نیکی کا حکم اور غلط کاموں سے بچنے کی تلقین میں سوشل میڈیا کا کردار:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسلم سوسائٹی کا بہت ضروری فریضہ ہے، معاشرہ کی اصلاح و تربیت میں معاشرتی خرابیوں کے خلاف کام کرنا ایک جزء لاینفک ہے اس بنیاد پر سوشل میڈیا بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ سوشل میڈیا کی اہم ذمہ داری یہ کہ مسلم سوسائٹی میں خرابیوں کو روکے، معاشرتی خرابیوں کی وجہ سے موجودہ ماحول میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے موجودہ دور میں عوام اللہ تعالیٰ سے اتنا نہیں ڈرتی جتنا کہ سوشل میڈیا سے خوف محسوس کرتی ہے کیونکہ موبائل فون کے ذریعہ کسی بھی چیز کا ہر وقت افشاء کرنا آسان کام ہے، مجرموں کی نشاندہی میں بھی بہت آسانی ہوگئی ہے، اسلام کی بھی یہی تعلیمات ہیں کہ جب کوئی غلط چیز دیکھے تو اس کے خلاف آواز اُٹھائے حدیث نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

> عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم مَن رَای مِنکُم مُنکراً فَلیُغیرہُ بِیدہِ فَان لَم یستطِع فَبِلسانہِ فَان لَم یَستَطِع فَبِقلبِہِ وَذلِک آضعفُ الایمان [7]
>
> ترجمہ: حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے روک لے اگر یہ ناممکن ہو تو زبان سے روک لے اگر یہ بھی ناممکن ہو تو دل میں اس کو بُرا مانے مگر یہ ایمان کی ضعیفی کی علامت ہے۔

سوشل میڈیا کا استعمال کرنے والوں کا اہم فریضہ ہے کہ مسلم سماج میں خرابیوں کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں، آج کل بھی بہت سے مواقع پر یہ فریضہ سوشل میڈیا کے ذریعہ ادا کیا جاتا رہا ہے خاص طور پر منشیات، قحبہ خانے، رشوت، ظلم اور دوسری خرابیوں کے خلاف۔

سوشل میڈیا کے معاشرے پر اثرات:

سوشل میڈیا نے مختصر وقت میں بہت سے لوگوں تک پیغام رسانی کو آسان بنا دیا ہے، سوشل میڈیا نے اپنی آواز کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے اعلیٰ درجے پر نشر و اشاعت کے حوالے سے بہترین کردار ادا کیا ہے۔ سوشل میڈیا کے مختلف ایپ استعمال کرنے والے بہت کثیر تعداد میں ایک دوسرے کے درمیان پیغام پہنچانے کے لئے مددگار اور سہولت کار بن جاتے ہیں، اگر خدانخواستہ کوئی غیر مصدقہ خبر یا کوئی فیک

نیوز سوشل میڈیا کے گروپوں میں چل جائے ایک دم معاشرے میں بد امنی اور بے یقینی والی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ خوف وہراس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ پھر بعد میں خبر کی تصدیق کرنا بہت مشکل مرحلہ ہے، حالانکہ اسلامی حوالے سے خبر کی تصدیق کرنا لازمی امر ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ[8]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔

سوشل میڈیا پیغام رسانی کا ایک اہم پلیٹ فارم بھی ہے جو لوگوں کو اطلاع اور خبریں بھی پہنچاتے ہیں اور لوگ اسی سوشل میڈیا کے ذریعے باخبر رہتے ہیں جیسا کہ حالات کے حوالے سے یا کسی اور معلومات کے حوالے سے لوگ سوشل میڈیا کو ترجیح دیتے ہیں پہلے یہ کام پرنٹ میڈیا کرتے تھے اب سوشل میڈیا نے یہ کام شروع کیا ہے۔[9]

سوشل میڈیا کے مثبت پہلو:

بہت حوالوں سے سوشل میڈیا نے انسانی زندگی پر اچھے اور فائدہ مند اثرات مرتب کئے ہیں، سوشل میڈیا افراد پر اثر انداز ہوتا ہے اور افراد سوسائٹی کا حصہ ہیں اس بنیاد پر سوشل میڈیا کے فوائد لازمی طور پر پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے دنیا آج ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے، دنیا کے مختلف ملکوں کے رہنے والے ایک دوسرے کے ساتھ سوشل میڈیا کی وجہ سے رابطوں میں قریب ہو گئے، اب معاشرے میں کوئی فرد بیگانہ اور الگ نہیں رہا۔ عوام کو روز کی بنیاد پر جدید حالات سے آگاہی اور نئے واقعات کے حوالے سے معلومات حاصل ہوتی ہیں، سوشل میڈیا عقل انسانی کی بے نظیر ایجاد ہے یہ ٹیکنالوجی اپنے فائدوں کے حوالے سے انسان کے لیے حیرت انگیز اور مفید ہو رہی ہے، اس کی وجہ سے ذرائع ابلاغ اور ان کے فوائد میں وسعت پیدا ہو رہی ہے بلکہ معاشرتی زندگی میں ان کی سہولیات کی وجہ سے عوام مستفید ہو رہے ہیں جو درحقیقت کسی نعمت سے کم نہیں۔

سوشل میڈیا کے بطور مثبت پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

سوشل میڈیا تعلیم کی میدان میں:

سوشل میڈیا کے تعلیمی میدان میں فوائد سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے مختلف ٹولز اور ویب سائٹس نے موجودہ دور میں تعلیم اور تدریس کا سلسلہ کو پہلے زمانے کی نسبت بہت آسان کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا کی مختلف ویب سائٹس کی وجہ سے طلباء اور اساتذہ رابطے میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو تعلیمی مواد اور معلومات شئیر کرتے ہیں، اسی طرح آن لائن کلاسز کے ذریعے گھروں میں آسانی اور سہولت کے ساتھ علمی خزانوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا تعلیمی میدان میں علم کے حصول کا ایک نیا، سستا اور آسان ذریعہ ہے۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے ہی آن لائن ایجوکیشن میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

معاشی میدان میں سوشل میڈیا کردار:

موجودہ زمانہ میں کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس ملک کی معیشت سے لگایا جاتا ہے۔ دور حاضر میں بہت سے کاروبار سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے منسلک ہو چکے ہیں۔ روایتی کاروبار کے برعکس جدید طرز کے کاروبار بہت زیادہ ترقی بھی کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے جہاں اپنے کاروبار کی مارکیٹنگ کی جاسکتی ہے وہاں آنلائن شاپ کے ذریعے بھی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح یوٹیوب اور فیس بک پر اپنے چینل بنا کر علمی اور تدریسی لیکچرز کے ذریعے بھی کمائی کی جاسکتی ہے۔

کاروبار کے نئے ذرائع اور سہولیات مہیا کرنا ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے، جب بھی حکومت عوام کو معیشت کے آسان اور اچھے ذرائع ،وسائل کے فورم مہیا کرتی ہے وہ قوم ترقی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے کاروباری طبقے کو آن لائن بزنس اور مارکیٹنگ کے فوائد واثرات حاصل ہوتے ہیں، سوشل میڈیا بزنس کمیونٹی کو مختلف اشتہارات سے ہر وقت باخبر اور آگاہ کرتا ہے۔[10]

رشوت ستانی اور کرپشن کے خلاف سوشل میڈیا کا کردار:

رشوت اور کرپشن جیسے قبیح افعال کے خلاف سوشل میڈیا کے توسط سے اگر ملکی سطح پر مہم شروع کریں جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں رشوت اور کرپشن کے دنیا اور آخرت کے نقصانات کے حوالے سے آگاہی مہم شروع کی جائے اور مسلم معاشرے پر اس کے غلط اثرات کے حوالے سے لوگوں کو آگاہی فراہم کریں تاکہ عوام کی رشوت سے نفرت ہو جائے اور لوگوں کو رشوت کے نقصانات معلوم ہو جائیں۔ یہ کام سوشل میڈیا کے ذریعے بخوبی سرانجام دیا جاسکتا ہے کیونکہ سوشل میڈیا سے آج کل ہر ایک کا تعلق ہے اور لوگوں تک بآسانی یہ پیغام پہنچ سکتا ہے اور اس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل پیش کریں کہ رشوت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث نے بھی صریح اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی کلاهما فی النار[11]

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہے۔

سوشل میڈیا دعوت دین کے میدان میں:

سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے اچھے لفظوں کا استعمال کرنا حکمت ودانشمندی ہے۔ موجودہ دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دعوت دینی چاہیے اور دعوت کے آج کے جدید ذرائع کا استعمال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ آج کے دور میں اگر کوئی نبی بھی ہوتا تو اپنی دعوت کی ترویج کے لیے سوشل میڈیا کو لازمی استعمال کرتا۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے دور میں اس وقت کے تمام ذرائع کا استعمال کیا۔ جب دعوت وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوگی تو لوگوں کے دلوں میں اثر بھی ڈالے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا:

اُدعُ اِلیٰ سَبِیل رَبِک بِالحِکمةِ وَالمَوعظَةِ الحَسنةِ[12]

ترجمہ: اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔

دین اسلام کی طرف لوگوں کو بلانا اس وقت مؤثر ہوگا جب اچھے انداز سے اور خوبصورت الفاظ سے دعوت دی جائے گی۔

اس کے علاوہ بھی سوشل میڈیا کے بہت سے فوائد ہیں جیسے:

1. سوشل میڈیا نے لوگوں کی دوریاں ختم کر دی ہیں، پہلے زمانہ میں لوگ سالوں سال ایک دوسرے سے نہیں مل پاتے تھے یا سفر اور پردیس میں ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حالات سے بے خبر رہتے تھے، آج سوشل میڈیا نے ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے یہاں تک کہ ایک دوسرے کے احساسات، جذبات، خوشی اور غم سے بھی آگاہ رہتے ہیں۔

2. سوشل میڈیا کے ذریعے سے بہت سے سماجی اور فلاحی کام بھی کیے جاتے ہیں، کسی مستحق اور بیمار کے لیے فنڈ ریزنگ کی جاتی ہے، کسی غریب لڑکی کی شادی کے اخراجات کا بندوبست کیا جاتا ہے، کسی غریب طالبعلم کی فیس کا اہتمام کیا جاتا ہے، الغرض سوشل میڈیا کے ذریعے سے اس طرح کے بہت سے فلاحی کام کیے جاتے ہیں۔

3. نئی زبان سیکھنے کے لیے یا تو اس زبان کا ماہر تلاش کیا جاتا تھا یا اس ملک میں جا کر اہل زبان سے نئی زبان سیکھی جاتی تھی، لیکن سوشل میڈیا نے اس مسئلے کا حل بھی پیش کیا یوٹیوب پر ہر زبان کے کورسز پڑے ہوئے ہیں ہر شخص اپنی مرضی سے کوئی بھی زبان سیکھ سکتا ہے۔

سوشل میڈیا کے منفی پہلو:

دھوکہ دہی اور منافقت:

سوشل میڈیا دو دھاری تلوار ہے، جہاں اس کے فائدے ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ آج کل سوشل میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے، ایک دوسرے کی عزتوں کو اچھالا جاتا ہے، تہمت اور الزام لگایا جاتا ہے، اپنی شناخت چھپا کر دوسروں کو گمراہ کیا جاتا ہے یا کسی دوسرے کی شناخت اپنا کر کسی سے مالی معاونت مانگی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے معاشرتی اخلاقی اصول متعین کرتے ہوئے فرمایا:

> يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ[13]
>
> اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برا نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔

سوشل میڈیا پر حقیقت کے برعکس منافقانہ رویہ اپنایا جاتا ہے، ایک شخص حقیقت کے برعکس کسی سے محبت، ہمدردی یا نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ اس کے قول و فعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس کی شخصیت کچھ ہوتی ہے اور حقیقت میں کچھ ہوتا ہے۔ اس طرح مشہور اور معروف ہونے کے چکروں میں سادہ لوح لوگوں کے جذبات سے کھیلا جاتا ہے۔

قریبی رشتوں اور دوستوں سے بے توجہی اور لاتعلقی:

سوشل میڈیا نے جہاں دوریاں ختم کر کے دنیا کے مختلف کونوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو قریب کر دیا ہے، وہاں قریبی خاندانی رشتوں سے بھی دور کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر آنلائن رہ کے جہاں ہم ہر وقت اپنے دوستوں اور فالوورز کے لیے موجود رہتے ہیں، لیکن ایک گھر میں رہ کر ہم اپنے ماں باپ، بہن، بھائی اور بچوں سے دور رہتے ہیں۔ ان کی ضروریات اور حالات سے بے خبر رہتے ہیں، ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ہم وقت نہیں دے پاتے، اس طرح ہم ان کے پاس رہ کر بھی دور رہتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے صحت پر منفی اثرات:

سوشل میڈیا کے انسان کی صحت پر بہت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، حد سے زیادہ استعمال انسان کو سست اور کاہل بنادیتا ہے۔ لوگ چلنے پھرنے کے بجائے بیٹھ کر اور لیٹ کر سوشل میڈیا استعمال کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد موبائل نکال لیں گے اور گھنٹوں استعمال کرتے رہیں گے، لیکن ورزش نہیں کریں گے جس کی وجہ سے موٹاپا اور بہت سی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وقت کا ضیاع:

وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ وقت کو ضائع کرنا یا غلط کاموں میں صرف کرنا اللہ کی نعمت کی ناقدری ہو گی۔ آج کل وقت کا سب سے زیادہ ضیاع سوشل میڈیا پر کیا جاتا ہے۔ گھنٹوں ہم سوشل میڈیا پر پوسٹ یا ویڈیوز دیکھتے رہتے ہیں جس کا نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سیکھتے ہیں بلکہ صرف وقت گزارنے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔ وقت کی اہمیت کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحة والفراغ[14]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتوں کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت۔

غلط صحبت کے اثرات:

صحبت کے مثبت اثرات بھی ہوتے ہیں اور منفی اثرات بھی۔ موبائل اور سوشل میڈیا آج کے دور میں سب سے زیادہ انسان کے ساتھ اور قریب رہنے والا مصاحب ہے۔ اس کے اثرات کا انحصار اس کے استعمال پر ہے لیکن آج کل دیکھا جائے تو مثبت کے بجائے منفی مواد زیادہ شیئر کیا جاتا ہے۔ ایک انسان کتنا ہی نیک اور متقی کیوں نہ ہو وہ بد نگاہی سے کتنا ہی کیوں نہ بچنا چاہتا ہو پھر بھی بے حیائی اور فحاشی والا مواد اس کے سامنے سے گزرے گا، کیونکہ ہر پوسٹ اس کی مرضی سے نہیں آتی اور نہ اس کا پورا کنٹرول ہر انسان کے بس میں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نیک صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ[15]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔

آپ ﷺ نے صحبت کے اثرات کو ایک مثال کے ساتھ سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ[16]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

نیند کی کمی کی وجہ سے صحت پر غلط اثرات:

نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے، انسان جب مسلسل کام کر کے تھک جاتا ہے تو نیند کے ذریعے انسان اپنی تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ نیند انسان کو سکون پہنچاتی ہے:

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا[17]

اور ہم نے تمہاری نیند کو (باعث) آرام بنایا۔

آج کل لوگ رات کو موبائل استعمال کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اپنی نیند پوری نہیں کر پاتے، نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے، پورا دن غنودگی کی حالت میں گزر جاتا ہے انسان یکسوئی سے کوئی کام نہیں کر پاتا۔ حالانکہ رات کو اللہ تعالیٰ نے نیند اور سکون کے لیے بنایا اور ہم سوشل میڈیا پر گزار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا[18]

اور ہم نے رات کو لباس بنایا۔

دولت کا ضیاع:

مال کو کمانے اور خرچ کرنے کے اسلام نے اصول دیئے ہیں۔ مال کو خرچ کرنے کا سب سے بنیادی اصول یہ ہے کہ مال کو میانہ روی کے ساتھ استعمال کیا جائے اس میں بخل اور اسراف نہ کیا جائے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا[19]

بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

سوشل میڈیا کو استعمال کرنے کے لیے اسمارٹ فون کا ہونا بے حد ضروری ہے اور سمارٹ فون کو دور حاضر میں بنیادی ضرورت بنا دیا گیا ہے۔ سمارٹ فون پر مختلف قسم کے سوشل ایپ استعمال کیا جاتے ہیں ہر ایپ کو استعمال کرنے کے مختلف قسم کے مہنگے مہنگے پیکیجز ہوتے ہیں، جب ایک بار سوشل میڈیا کو استعمال کرنے کی لت پڑ جائے تو انسان اپنے کھانے پینے اور پہننے پر کمپرومائز کر لیتا ہے لیکن موبائل کا پیکج ضرور لگاتا ہے۔ مال ،وقت اور جوانی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہیں، حدیث شریف کے مطابق قیامت والے دن ہر ایک سے وقت، مال اور جوانی کے بارے سوال کیے جائیں گے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ [20]

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا پاؤں قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے نہیں ہٹے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا، اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور اس کے علم کے سلسلے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا۔

غیر اخلاقی اور فحش مواد کی تشہیر:

سوشل میڈیا کو ہر شعبے کا آدمی اپنے ذوق اور شوق کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ بہت سے بے علم اور بے مقصد لوگ بغیر مقصد کے وقت گزارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ لوگ کسی بھی پوسٹ کے اثرات کا اندازہ نہیں لگاتے ہر طرح کا مواد شیئر کرتے رہتے ہیں اور کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو سوشل میڈیا سے پیسے کماتے ہیں ان کی نظر صرف کمائی پر ہوتی ہے، معاشرے کے بگاڑ کی انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی، اسی طرح کچھ لوگ ویوز اور لائیک کے چکر میں ہر طرح کا غیر اخلاقی، فحاشی اور بے حیائی پر مبنی مواد شیئر کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ[21]

جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کے درمیان بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

مذہب سے دوری:

آج کل عام لوگوں کے ہاں مذہب کو جاننے کا ذریعہ سوشل میڈیا ہے، مذہبی حوالے سے کوئی بھی مسئلہ جاننا ہو تو فوراً یوٹیوب یا گوگل پر لکھیں گے جو بتایا جائے گا اسی کو حرف آخر سمجھ کر آگے پھیلا دیں گے، یہ جانے بغیر کہ بتانے والا کون ہے لکھنے والا کون ہے اور اس کی دلیل کیا ہے، لوگوں کو بس اپنے مقصد کی بات چاہیے ہوتی ہے وہ مل جائے تو مزید تحقیق کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح مختلف قسم کے جدید لبرل، سیکولر اور ملحدانہ نظریات کا پرچار بھی کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے عقائد و ایمان کو کمزور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کے بہاؤ میں آکے بہت سے مسلمان گمراہ کن عقائد کو اپنا لیتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال کی وجہ سے مذہبی تعلیمات پر عمل میں بے زاری نظر آتی ہے، لوگ قرآن و حدیث کو پڑھنے سے زیادہ وقت سوشل میڈیا پر صرف کرتے ہیں اور مساجد میں وقت گزارنے کے بجائے موبائل انٹرنیٹ پر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے کسی کا مذاق اڑانا

کچھ لوگ بطور مذاق یا تفریح کے ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرتے ہیں اور اس کو کاروبار کا ذریعہ بناتے ہیں ان کا یہ طرز عمل فسق وفجور اور لہو ولعب میں شامل ہے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی جائز نہیں ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے کسی کی عزت کو مجروح کرنا یا کسی کی تضحیک کرنا یا کسی کو ذلیل کرنا یہ سب ناجائز ہے اس سے اسلام میں منع اور گناہ ہے۔ قرآن نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

یاایھا الذین امنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکون خیراً منھم ولانساء من نساءٍ عسیٰ ان یکون خیراًمنھن[22]

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کا مذاق اُڑانا اور اس کی بے عزتی کرنا گناہ اور خلاف شرع کام ہے۔

خلاصہ

اسلامی نقطہ نظر سے سوشل میڈیا کو اگر بطور مثبت استعمال کیا جائے تو اس کے بہت فوائد اور عوام کے لئے سہولت ہے، لیکن اگر سوشل میڈیا کو بطور منفی استعمال کیا جائے تو وقت کا ضیاع ہے۔ یقیناً موجودہ معاشرے میں سوشل میڈیا ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے رابطے کے حوالے سے تعلیم اور بزنس کے حوالے سے، لیکن آج کل لوگ مثبت کے بجائے منفی زیادہ استعمال کرتے ہیں. اگر سوشل میڈیا کو وسعت نظری سے دیکھا جائے تو اس کے استعمال میں شرعی حوالے سے کوئی خرابی نہیں، اگر سوشل میڈیا کو منفی نظر سے دیکھا جائے تو اس میں خرابی ہی خرابی ہے۔ نوجوان طبقہ اکثر سوشل میڈیا کو منفی طریقے سے استعمال کرتا ہے جو فائدہ کے بجائے نقصان ہے، معمولات زندگی بھی متاثر ہوتے ہیں، وقت کا ضیاع پیسوں کا ضیاع بے راہ روی فحاشی عریانی بے دینی دوسروں کی عزتوں کو مجروح کرنا، اگر سوشل میڈیا کو ہم درست طریقہ سے استعمال کریں جیسا کہ اسلامی دعوت کے حوالے سے یا اپنی آواز کو دوسروں تک پہنچانے کے حوالے سے یا رابطے کے حوالے سے پھر تو عوام کے لئے فائدہ اور سہولت ہے۔ اسلام نے بھی ذرائع ابلاغ کو صحیح طریقے پر استعمال کرنے کا حکم دیا ہوا ہے کیونکہ یہ رابطے کے لئے ایک ذریعہ اور جدید ٹیکنالوجی ہے. ظلم، بدعنوانی، اور کرپشن کے خلاف سوشل میڈیا بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ غلط خبریں، جھوٹی باتیں، کسی کو دھمکانا، ڈرانا، فحش ویڈیوز چلانا ،اس پر وقت ضائع کرنا، دینی احکامات سے غافل ہونا، بلا تحقیق خبریں پھیلانا اور لوگوں کی دل آزاری کرنا یہ سوشل میڈیا کا منفی استعمال ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

1 https://dictionary.cambridge.org.social-media

2 قریشی، نبیل احمد، **سوشل میڈیا سے دور جدید تک**، روزنامہ نوائے وقت سات اپریل 2020-

3 قادری، ڈاکٹر حسن محی الدین، **سوشل میڈیا اور ہماری زندگی**، (لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز، اپریل 2023)، ص 28-

4 سورۃ الاعراف 07:66-

5 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، (اسلام آباد: ملت پبلی کیشنز نومبر 2016 فیصل مسجد)، رقم الحدیث: 3461-2/513-

6 قادری، ڈاکٹر محی الدین، **سوشل میڈیا اور ہماری زندگی**، (لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز، سن اشاعت 2023ء)، ص 91-

7 القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب الآداب ،باب الامر بالمعروف، (انڈیا: دار الفکر دیو بند)، 8/3208، رقم الحدیث: 177-

8 سورۃ الحجرات 49: 06-

9 ڈاکٹر ساجد اسد اللہ، **نوجوان نسل کے معاصر منفی رویے اور سوشل میڈیا**، (لاہور: مجلہ التبیان یونیورسٹی آف لاہور، 2022ء) شمارہ 1، 6/64-

10 سجستانی، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داؤد**، کتاب الاقضیۃ باب کراھیۃ الرشوۃ، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2012ء)، 3/20، رقم الحدیث: 3109-

11 سورۃ النحل 16: 125-

12 سورۃ الحجرات 49: 11-

13 سورۃ التوبہ 9: 19-

14 بخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، کتاب الزھد باب الصحۃ والفراغ ، (اسلام آباد: ملت پبلی کیشنز نومبر 2016 فیصل مسجد)، رقم الحدیث: 2304، ص 485-

15 سورۃ النبا 78: 9-

16 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، کتاب الادب باب من یومر ان یجالس، 4/509، رقم الحدیث: 2378-

17 سورۃ النبا 78: 10-

18 سورہ بنی اسرائیل 17: 27-

19 سورہ نور 24: 19-

20 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی**، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب فی القیامۃ ، ص 3255- رقم الحدیث: 2416-

21 سورۃ الحجرات 49:11-

22 سورۃ الحجرات 49:11-